تبصرے

ظفر المحصلین باحوال المصنفین: از مولانا محمد حنیف گنگوہی تقطیع کلاں، ضخامت ۴۱۰ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت ۱۲/ روپے پتہ: حنیف بک ڈپو۔ دیوبند ضلع سہارنپور۔

ہمارے مدارس کے نصاب میں جو کتابیں پڑھائی جاتی ہیں ان کے مصنفین و مولفین کے نام اور ان کے سوانح حیات سے طلبا تو طلبا عام طور پر اساتذہ بھی واقف نہیں ہوتے۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ مدارس میں مروجہ طریق تعلیم کا بہت بڑا قصور ہے۔ مولانا محمد حنیف صاحب گنگوہی کا شکر گذار ہونا چاہیے کہ موصوف نے محنت شاقہ برداشت کر کے درس نظامی اور عربی و فارسی کے سرکاری امتحانات کے نصابوں اور ان کے علاوہ بعض اور مصنفین و مولفین جن کی مجموعی تعداد (۱۷۰) ایک سو ستر ہے ان سب کے حالات وسوانح، علمی خدمات اور تصنیفی کارنامے ان کو مآخذ کے حوالوں کے ساتھ یکجا کر دیا ہے۔ پھر صرف یہی نہیں بلکہ مصنف کی کتاب کی کتنی شروح لکھی گئیں، کتنے حواشی اور تعلیقات لکھے گئے، ان سے بھی متعارف کرایا گیا ہے۔ شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے۔ جس میں علم کی تعریف، اس کی غرض و غایت، اس کے اصناف واقسام اور ان کی تدوین کی تاریخ وغیرہ پر معلومات افزا گفتگو کی گئی ہے۔ طرز تحریر کہیں کہیں مجادلانہ بلکہ مناظرانہ ہو گیا ہے۔ مثلاً ص ۵۱ پر جہاں قاضی بیضاوی کی تفسیر پر نواب صدیق حسن خاں کے اعتراض کا جواب دیا ہے ورنہ زبان و بیان شگفتہ اور سنجیدہ ہے۔ بہرحال کتاب بہت مفید ہے اور عربی مدارس کے طلبا اور اساتذہ کے لیے خاص طور پر بڑے کام کی ہے۔

قبل اسلام عربی شاعری میں مذہبی رجحانات (انگریزی) از ڈاکٹر حافظ غلام مصطفےٰ

تقطیع کلاں ضخامت ۱۹۵ صفحات ٹائپ جلی اور روشن قیمت درج نہیں۔ پتہ: شعبۂ نشر واشاعت مسلم یونیورسٹی۔ علی گڈھ۔

یہ وہ تحقیقی مقالہ ہے جس پر لائق مصنف نے جو مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے شعبۂ عربی میں ریڈر ہیں۔ یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری لی ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں ان مذہبی رجحانات کا جائزہ لیا گیا ہے جو عہد جاہلیت کی شاعری میں پائے جاتے تھے۔ اسی زمانہ میں عیسائیت اور یہودیت تو عرب کے مشہور و معروف مذاہب تھے۔ ان کے علاوہ خاص مکہ میں مشرکین اور بت پرستوں کے علاوہ ایک طبقہ تھا جو حنفاء کہلاتا تھا۔ یہ لوگ موحد تھے اور حضرت ابراہیم کے اصل دین کی تلاش میں تھے۔ پھر ان سب طبقات میں بڑے بڑے شاعر تھے جو اشعار میں اپنے مذہبی رجحانات اور افکار و خیالات بیان کرتے تھے۔ لائق مولف نے پہلے ان تمام طبقات سے متعارف کرایا ہے اور ان کی تاریخ بیان کی ہے اور پھر ہر طبقہ کے شعراء کے کلام کا جائزہ لے کر ان کے ہاں جو مذہبی رجحانات اور جن مذہبی رسوم و عادات کا سراغ ملتا ہے۔ شعر کی مکمل تشریح اور اس کا ترجمہ کرکے ان رسوم اور رجحانات کی نشاندہی کی ہے۔ کتاب ایک مقدمہ اور چار ابواب پر تقسیم ہے۔ آخر میں ماخذ کی ایک طویل فہرست ہے جو ۱۰۹ کتابوں اور مجلات کے اسماء پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد دو فہرستیں اور ہیں۔ ایک قوافی کی جس میں ہر قطعہ کے اشعار کی تعداد، شاعر کا نام اشعار کا وزن اور ان کی تعداد بیان کی گئی ہے۔ اور دوسری فہرست اعلام و امکنہ وغیرہا کی ہے۔ غرض کہ کتاب اپنے موضوع پر ایک مفید۔ دلچسپ اور معلومات افزا مقالہ ہے۔ البتہ یہ کمی محسوس ہوتی ہے کہ ایک مستقل باب میں یا کم از کم مقدمہ میں اس پر بحث ہونی چاہیے تھی کہ عہد جاہلیت کی شاعری کس حد تک واقعی اور اصل ہے اور کس حد تک مصنوعی اور الحاقی۔ مثلاً امیۃ بن الصلت کے بہت سے اشعار کی نسبت بعض محققین نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ الحاقی ہیں۔ اور مارگولیوتھ نے اور اس کے اتباع میں طٰہٰ حسین نے تو اس دور کی شاعری کے ایک بڑے حصہ کو ہی ناقابل اعتبار قرار دے دیا ہے۔ بہرحال عربی ادب کے طلبا اور اساتذہ کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ کتاب کے اصل موضوع کے علاوہ ضمنی طور پر بلاغت اور